باب 7 مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر

اگرچہ کووڈ وبا نے کچھ آپریشنل رکاوٹوں کو جنم دیا، تاہم سال 2020ء میں مالی منڈی انفراسٹرکچر کی کارکردگی اور مضبوطی قائم رہی۔ پاکستان بین البینک تصفیہ طریق کار (پرزم) نے – بلاتعطل دستیابی کے ساتھ – بڑے حجم کے لین دین کا انتظام کیا، گوکہ ٹرانزیکشن کی مالیت میں کمی آئی۔ وبا کے نتیجے میں صارفین کی ترجیحات برائے ڈیجیٹائزیشن میں اضافہ ہوا اور اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات نے برقی بینکاری ٹرانزیکشنز کو بھرپور تحریک دی۔ اسٹیٹ بینک نے جدید اور موئثر قومی نظام ادائیگی کے مقصد کے احساس کے ساتھ نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی کے نفاذ کی جانب ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے 'راست'- خردہ لین دین کی فوری ادائیگی کا نظام- کا آغاز کیا۔ توقع ہے کہ اس حکمت عملی کا نفاذ ڈیجیٹائزیشن، باسہولت اور سستی ادائیگیوں اور ملک میں مالی شمولیت بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرے گا۔

مالی منڈی انفراسٹرکچر[195،196] نے مالی استحکام کے تسلسل اور معیشت کی متوازن کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کی بلارکاوٹ فعالیت سے ادائیگی، مالی تصفیے کے عمل کی اثرانگیزی اور معاشی نمو کی کارکردگی کو سہارا ملتا ہے۔

مالی منڈی انفراسٹرکچر انفرادی شخصیات، مالی اداروں اور حکومت کو ان کی ٹرانزیکشن جیسے امور کو موئثر انداز سے پورا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کے قومی مالی منڈی انفراسٹرکچر[197] (i) بڑی مالیت کے نظامِ ادائیگی یعنی پرزم، (ii) خردہ مالیت کے نظام ادائیگی، (iii) بین البینک سوئچ (1-لنک)، (iv) کلیئرنگ ہاؤس برائے کاغذی تمسکات (نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسلیٹیشن ٹیکنالوجیز (نفٹ))، (v) کارپوریٹ تمسکات تصفیہ کمپنی (نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ)، اور (vi) کارپوریٹ سیکورٹی ڈپازٹری یعنی سینٹرل ڈپازٹری کمپنی۔

7.1 نظام ادائیگی اور ان کی کارکردگی

قومی ادائیگی اور تصفیے کے نظام کی مستحکم اور موئثر فعالیت ضوابطی دائرہ کار میں آتی ہے جو اسٹیٹ بینک کا بنیادی ہدف ہے۔ نظام ادائیگی اور رقوم کی برقی منتقلی (پی ایس ای ایف ٹی)[198] ایکٹ 2007ء ملک میں اسٹیٹ بینک کو نظام ادائیگی کی ضابطہ کاری، چلانے اور سہولت دینے کا اختیار دیتا ہے۔[199] اسٹیٹ بینک قومی نظام ادائیگی کی تشکیل و نگرانی دونوں کے لیے کردار ادا کررہا ہے اور موئثر، شمولیتی اور محفوظ قومی نظام ادائیگی کے مقصد کے تحت مارکیٹ کو سہولت فراہم کررہا ہے۔

وبا کے باعث کم معاشی سرگرمیوں نے نظام ادائیگی کی کارکردگی کو گہنادیا

گذشتہ برسوں کی نسبت سال 2020ء میں نظام ادائیگی کی کارکرگی معتدل ہوئی، کیونکہ وبا کے دھچکے کے باعث ملک میں معاشی سرگرمیاں پست (بالخصوص 2020ء کی پہلی ششماہی میں) رہی تھیں۔ پھر بھی پرزم نے ٹرانزیکشن کے حجم کے اعتبار سے مستقل نمو دکھائی۔ کچھ وقت کے لیے خردہ شعبے میں کاغذی لین دین میں کمی آئی جبکہ ای بینکنگ ٹرانزیکشنز میں اضافہ ہوا۔ 2020ء میں اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل ادائیگیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کیے تھے، صارفین نے وبا کے باعث صحت کے خطرات کے پیشِ نظر نقد رقم اور کاغذی لین سے سرگرمی سے اجتناب برتا، جس سے برقی ادائیگی کے ذرائع کے استعمال میں ترجیحاً مزید اضافہ ہوگیا (**جدول 7.1**)۔

پرزم نے بلند حجم کے لین دین کا مؤثر انتظام کیا

پرزم نے بلند حجم کے لین دین کا موئثر انتظام کیا، تاہم ٹرانزیکشن کا مجموعی حجم پچھلے برس سے کم رہا۔ یومیہ اوسط ٹرانزیکشن کا حجم بڑھ کر 13200 (2019:9500) تک جاپہنچا، جبکہ ٹرانزیکشن کی اوسط یومیہ مالیت کم ہوکر 1450 ارب روپے (1600:2019 ارب روپے)۔ تمام ٹرانزیکشنز کی کُل مالیت میں سے 64.08 فیصد کا تصفیہ پرزم کے ذریعے کیا گیا۔

ٹرانزیکشنز کی مالیت میں کمی کو تمسکات کی ٹرانزیکشنز کے تصفیے کی مجموعی مالیت میں کمی آنا ہے (**چارٹ 7.1الف**)۔ ٹرانزیکشن کے حجم میں اضافہ رقوم کی بین البینک منتقلی کے حجم میں بڑے اضافے کے سبب ہوا۔[200] 2020ء میں پرزم ٹرانزیکشن کے مجموعی حجم میں بین البینک رقوم کی منتقلی کا حصہ -41.35 فیصد اضافے کے ساتھ- سب سے زیادہ رہا (**چارٹ 7.1ب**)۔

---

[195] مالی منڈی انفراسٹرکچر کو شریک اداروں کے درمیان ایک کثیر جہتی نظام قرار دیا گیا، جس میں نظام کا آپریٹر، کلیئرنگ، تصفیے، یا ادائیگیوں کا ریکارڈ مرتب کرنے، تمسکات، ماخوذیات یا دیگر مالی ٹرانزیکشنز کے مقصد کے لیے استعمال، بھی شامل ہے۔ [اصول برائے مالی منڈی انفراسٹرکچرز (2012ء) بی آئی ایس کی کمیٹی برائے نظامِ ادائیگی و تصفیہ]۔

[196] م مالی منڈی انفراسٹرکچر بالعموم نظام ادائیگی، مرکزی سیکورٹیز ڈپازٹریز (سی ایس ڈی)، نظامِ تصفیہ تمسکات (ایس ایس ایس)، سینٹرل کاؤنٹر پارٹیز (سی سی پیز) اور ٹریڈ رپازٹریز میں منقسم ہے۔

[197] پاکستان کے مالی منڈی انفراسٹرکچر جامع فعال جائزہ، براہِ کرم باکس 5.1، مالی استحکام کا جائزہ 2016ء ملاحظہ کریں۔

[198] یہ ایکٹ قومی نظام ادائیگی اور رقوم کی برقی منتقلی کی ضابطہ کاری کا فریم ورک مہیا کرتا ہے۔

[199] قومی نظام ادائیگی بالعموم ایل وی پی ایس اور آر وی پی ایس میں منقسم ہے۔ ایل وی پی ایس (یعنی پرزم) بڑے پیمانے پر رقوم کی بین البینک منتقلی، سرکاری تمسکات، خردہ کلیئرنگ اور صارفین کی منتقلی (مخصوص پست حد کے ساتھ)، کے لیے ایک مرکزی پلیٹ فارم، اگرچہ آر وی پی ایس خردہ ٹرانزیکشنز کے لیے متعدد کاغذی اور برقی ذرائع پر مشتمل ہے۔

[200] آئی ایف ٹی ٹرانزیکشنز بشمول بینک تابینک منتقلی اور تھرڈ پارٹی صارفی منتقلی۔ تھرڈ پارٹی رقوم کی منتقلی پرزم کے ذریعے پراسس ہوتی ہے جو براہ راست فریق اپنے صارفین / اکاؤنٹ ہولڈرز کی ہدایات پر کرتے ہیں۔

یہ امر جزوی طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے وبا کے باعث ڈجیٹل ذرائع کے استعمال کی ترغیب دلانے کی خاطر رقوم کی بین البینک منتقلی اور تھرڈ پارٹی صارفین کو منتقلی پر ٹرانزیکشن چارجز ختم کرنے کی وجہ سے وقوع پذیر ہوا۔[201] مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک اور بینکوں نے وبا کے سبب ملک گیر لاک ڈاؤن کے تناظر میں رقوم کی موثر منتقلی کے لیے ڈجیٹل ذرائع کے استعمال کی ترغیب دلانے اور صارفین میں آگاہی کے فروغ کے لیے اضافی کوششیں کیں۔[202]

اس کے ساتھ ساتھ 2020ء میں ترسیلات زر کے بڑھتے ہوئے اضافے نے تھرڈ پارٹی رقوم منتقلی کی ٹرانزیکشنز میں اپنا حصہ ڈالا۔ پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) کے تحت بینک ملکی ترسیلات کے ان کے استفادہ کنندگان کو ایک ہی دن میں منتقلی کے لیے پرزم کا استعمال کرتے ہیں۔[203]

پرزم مسلسل دستیاب رہا۔۔۔

مالی تصفیے کے لیے پرزم جیسے طریقہ کار کی بلا تعطل دستیابی قومی نظامِ ادائیگی کی بلارکاوٹ فعالیت کے لیے لازمی ہے۔ پرزم کے آغاز بعد سے ہی اس کے نظام کی دستیابی سالوں سے بلند سطح پر رہی۔ 2020ء میں غیر معمولی وبائی مشکلات کے باوجود اسٹیٹ بینک نے کاروباری تسلسل کی منصوبہ فریم ورک کو بروئے لاکر پرزم کے نظام کی دستیابی یقینی بنائی۔

کاغذی ادائیگی کے طریقوں پر ای بینکاری ادائیگی کے طریقے تیزی سے ترجیح بنتے جارہے ہیں۔۔۔

خردہ ادائیگی کا نظام کاغذی اور ادائیگی کے برقی طریقوں پر مشتمل ہے۔ 2020ء میں مجموعی خردہ زمرے کی ٹرانزیکشنز کی مالیت اور حجم میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آئی۔ البتہ کاغذی لین دین کے حجم اور مالیت دونوں میں بڑی حد تک کمی آئی، جبکہ ای بینکنگ ٹرانزیکشنز کی مالیت اور حجم میں اضافے سے معلوم ہوتا ہے کہ رقوم کی برقی منتقلی کی جانب توجہ بڑھی ہے (**چارٹ 7.2الف**، **7.2ب**)۔

کاغذی لین دین تمام زمروں میں کم ہوگیا۔۔۔

2020ء میں خردہ ادائیگیوں میں کاغذی لین دین کی مالیت اور حجم دونوں کم ہوگئے، جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وبا کے پھیلاؤ اور نقل و حمل پر ملک گیر پابندیوں کے سبب بینک کی شاخوں میں لوگوں کی آمد محدود ہوگئی تھی۔

جدول 7.1: نظامِ ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

طریقہ کار	م س17ء	م س18ء	م س19ء	م س20ء	نمو
	(حجم ملین میں اور مالیت ٹریلین روپے میں)				(فیصد)
الف۔ پرزم					
حجم	1.4	2.2	2.4	3.4	39.24
مالیت	336.9	375.1	410.6	373.4	-9.06
ب۔ خردہ ادائیگیاں(i+ii)					
حجم	1161.7	1281.6	1381.6	1382.7	0.08
مالیت	192.6	198.7	207.3	209.3	0.96
i۔ کاغذی					
حجم	463.6	464.8	467.5	389.6	-16.65
مالیت	152.0	145.0	142.3	136.0	-4.43
ii۔ برقی بینکاری					
حجم	698.1	816.8	914.2	993.0	8.63
مالیت	40.6	53.7	65.0	73.3	12.83

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

مجموعی طور پر بلحاظِ حجم 16.65 فیصد اور بلحاظ مالیت 4.43 فیصد ٹرانزیکشن میں کمی آئی۔ اس کمی میں کاغذی چیکس حصہ بلحاظ حجم 48.77 فیصد اور بلحاظ مالیت 72.55 فیصد رہا (**چارٹ 7.3**)۔ گذشتہ برس کی نسبت 2020ء میں چیکس کی ٹرانزیکشنز کے تمام زمروں ۔جس میں نقدی نکلوانا، منتقلی اور کلیئرنگ شامل ہے۔ میں کمی واضح تھی۔ ٹرانزیکشن کے حجم کے اعتبار سے سب سے زیادہ حصہ نقدی نکلوانے کا رہا، جبکہ چیک پر مبنی مجموعی لین دین میں رقم کی منتقلی کا حصہ بلند ترین رہا (**جدول 7.2**)۔

اسٹیٹ بینک نے کووڈ 19 کے خلاف اقدامات کے تحت چیک کے استعمال اور کلیئرنگ آپریشنز میں سہولت دی۔۔۔

وبا کے دوران صارفین کے لیے خدمات میں آسانیاں پیدا کرنے کی غرض سے بینکوں اور مائیکروفنانس بینکوں کو براہ راست چیک ڈپازٹ، اور اپنے صارفین کے لیے گھروں سے اور ڈراپ باکس سے چیک وصولی کی سہولت دینے کا اختیار دیدیا گیا۔[204]

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے 2017ء میں کاغذی ٹرانزیکشن کے تصفیے کے حوالے سے جامع رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ 2020ء میں اسٹیٹ بینک نے ان پر نظر ثانی کرتے ہوئے بینکوں کو ایسے مقامات پر اجازت دیدی، جہاں کلیئرنگ ہاؤس خدمات دستیاب نہیں

201 پی ایس ڈی سرکلر نمبر2 برائے 2020ء https://www.sbp.org.pk/psd/2020/C2.htm

202 پی ایس ڈی سرکلر نمبر2 برائے 2020ء https://www.sbp.org.pk/psd/2020/C2.htm

203 پی ایس ڈی سرکلر نمبر4 برائے 2015ء https://www.sbp.org.pk/psd/2015/CL4.htm

204 پی ایس ڈی سرکلر نمبر4 برائے 2020ء https://www.sbp.org.pk/psd/2020/C4.htm

چارٹ 7.1 الف: ٹرانزیکشنز کا خاکہ ،مالیت

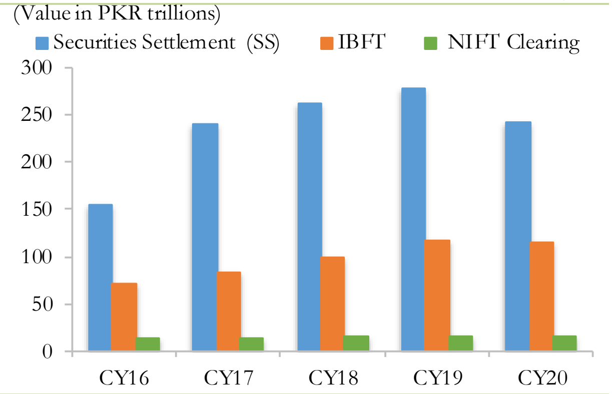

Source: SBP

ہیں، تاکہ وہ پرزم سے استفادہ کرتے ہوئے کاغذی لین دین کے تصفیے کی ذمہ داری سے عہدہ برا ہو سکیں۔[205] اس سے صارفین کے لیے ٹرانزیکشن کی تکمیل کا وقت کم ہو گیا، اور دور دراز کے علاقوں میں بینکوں کے درمیان محفوظ مالی تصفیہ یقینی بنا۔

چارٹ 7.1 ب: ٹرانزیکشنز کا خاکہ ،حجم

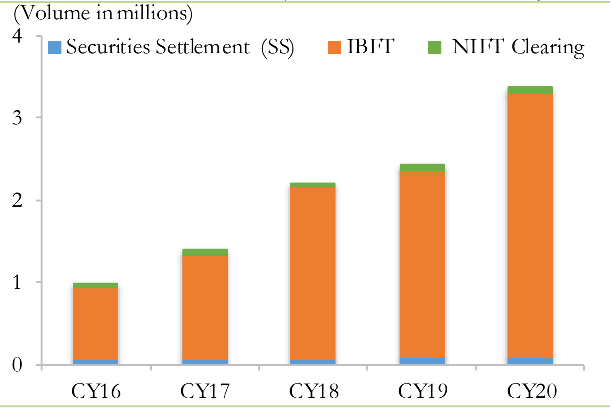

Source: SBP

ای بینکنگ کی ٹرانزیکشن میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا---

حالیہ برسوں میں خردہ زمرے میں رقوم کی برقی منتقلی کا حصہ بڑھا ہے۔ 2020ء بھی حوصلہ افزا تھا کیونکہ اس میں ای بینکاری ٹرانزیکشن میں بلحاظ حجم 8.63 فیصد اور بلحاظِ مالیت 12.83 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صارفین کا جھکاؤ ادائیگیوں کے باسہولت، محفوظ اور موثر ڈیجیٹل طریقوں کی طرف ہو رہا ہے۔

انٹرنیٹ بینکنگ اور موبائل بینکنگ بڑھ گئی---

2020ء میں ای بینکاری ٹرانزیکشنز کے مجموعی حجم اور مالیت میں اضافے کا بڑا سبب موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری کے استعمال میں بڑی حد تک اضافہ ہونا ہے۔ بلحاظ حجم ان میں بالترتیب 13.11 فیصد اور 7.26 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالیت کے اعتبار سے ان میں

جدول 7.2: 2020ء میں چیک پر مبنی لین دین

قسم	اعداد و شمار	رقم	حجم کا حصہ	مالیتی حصہ
	(ملین)	(روپے اربوں میں)	(فیصد)	
نقد رقم نکلوانا	153	21,501	54.51	14.80
منتقلیاں	90	98,314	32.14	67.65
کلیئرنگ	38	25,511	13.35	17.55

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بالترتیب 4.25 فیصد اور 5.48 فیصد اضافہ ہوا (**چارٹ 7.4 الف اور 7.4 ب**)۔ سال کے دوران انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری صارفین میں بالترتیب 26.31 فیصد اور 27.51 فیصد اضافہ ہوا۔ بیشتر اضافہ 2020ء کی دوسری ششماہی میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی، اسٹیٹ بینک کی سازگار پالیسیوں اور برقی ادائیگیوں کے لیے بینکوں کی کوششوں کے باعث ہوا۔

مزید برآں، موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری کا تیزی سے بڑھتا ہوا استعمال بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی) اور اے ٹی ایم کے استعمال میں بلحاظ حجم اور مالیت بتدریج کمی لانے کا موجب بن رہا ہے۔ اگرچہ بلحاظِ مالیت آر ٹی او بی ٹرانزیکشن کا حصہ اب بھی غالب ہے، 2020ء میں اس کا حصہ تھوڑا کم ہو کر 80.12 فیصد رہ گیا، جو 2019ء میں 83.95 فیصد تھا۔ بلحاظ حجم اے ٹی ایم کا حصہ سب سے زیادہ یعنی 53.78 فیصد ہے، 2019ء کے دوران اس میں 58.02 فیصد کی آئی تھی، جس کی ممکنہ وجہ یہ ہے کہ وبا کے باعث صارفین ادائیگی کے ایسے طریقوں سے اجتناب کررہے جس میں طبعی طور پر چھونا پڑے (**چارٹ 7.4 الف اور 7.4 ب**)۔

اسٹیٹ بینک نے کووڈ 19 وبا کے باعث ڈیجیٹل مالی خدمات کے استعمال میں سہولت دی---

وبائی پھیلاؤ اور اس سے منسلک نقل و حمل کی پابندیاں بالخصوص 2020ء کی پہلی ششماہی میں بینک کی شاخوں سے صارفین کو مالی خدمات کے حصول میں طبی اعتبار سے حفاظت میں کمی سامنا رہا۔ چنانچہ، اسٹیٹ بینک نے صارفین کو سہولت دینے کے لیے ڈیجیٹل ذرائع سے مالی خدمات کے استعمال کے حوالے سے مختلف اقدامات کیے۔[206] ان اہم اقدامات میں یہ شامل ہیں: 1) صارفین کو پرزم کے ذریعے، اور بین البینک اور دوسرے بینکوں میں رقوم کی منتقلی کے تمام چارج ختم کرنا؛ 2) تمام چالانوں / انوائس پر ادائیگیوں کی ڈیجیٹل وصولی ممکن بنانا؛ 3) موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری کے لیے بائیو میٹرک تصدیق کی شرط میں نرمی کردی؛ اور 4) ڈیجیٹل مالی خدمات کے فروغ کے لیے آگہی مہمات کا انعقاد۔ 2020ء میں

---

[205] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2020ء https://www.sbp.org.pk/psd/2020/CL1.htm

[206] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2020ء۔ https://www.sbp.org.pk/psd/2020/C2.htm

ان اقدامات نے ڈجیٹل ادائیگی کے طریقوں کے استعمال کو فروغ دینے، خاص طور پر موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری کو، میں بڑا کردار ادا کیا۔

جدول 7.3: ای بینکاری انفراسٹرکچر

تفصیلات	م س16ء	م س17ء	م س18ء	م س19ء	م س20ء
			اعداد و شمار		
آن لائن برانچیں	13,926	14,610	15,346	15,930	16,165
اے ٹی ایم	12,352	13,409	14,361	15,252	16,041
پی او ایس	52,062	52,506	49,621	47,567	62,480
			اعداد و شمار ہزاروں میں		
کُل پیمنٹ کارڈز	36,202	39,361	41,708	42,083	44,285
جس میں:					
کریڈٹ کارڈز	1,209	1,374	1,522	1,644	1,691
ڈیبٹ کارڈز	17,470	19,848	23,303	26,440	27,592
صرف اے ٹی ایم کارڈز	6,806	8,385	8,805	7,650	7,246
سماجی بہبود کارڈز	10,358	9,501	7,848	6,180	7,624
پری پیڈ کارڈز	359	253	230	168	133

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

ڈجیٹل مالی خدمات کو ترجیح بنانے سے ای بینکاری انفراسٹرکچر میں توسیع ہوگئی۔۔۔

بینکاری صارفین کی جانب سے بینکاری کے برقی طریقوں کو ترجیح بنائے جانے پر کمرشل اور مائیکروفنانس بینکوں نے بھی اپنے ای بینکنگ انفراسٹرکچر اور خدمات پر سرمایہ کاری کی، جو آن لائن برانچوں، اے ٹی ایمز، اور پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) مشینوں میں اضافے سے عیاں ہے۔ اسی طرح بینک کارڈز کے تجربے میں بھی اضافہ ہوا جیسا کہ کریڈٹ کارڈز اور ڈیبٹ کارڈز میں اضافے سے ظاہر ہے (**جدول 7.3**)۔

اسٹیٹ بینک نے پیمنٹ کارڈز کی قبولیت کے ڈھانچے کو بہتر بنانے کے اقدامات متعارف کرائے۔۔۔

حالیہ برسوں میں ڈجیٹل ادائیگی کے ڈھانچے میں اچھا خاصا اضافہ ہوا ہے؛ تاہم پی او ایس ٹرمنلز کی تعداد میں اضافہ 2019ء تک قدرے محدود رہا۔ اسٹیٹ بینک نے اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے نئے اقدامات[207] متعارف کرائے، جن کا مقصد پی او ایس حاصل کرنے والی صنعت کو درپیش مشکلات کم کرنا تھا۔[208]

ان اقدامات کی وساطت سے خردہ شعبے میں پیمنٹ کارڈ کی قبولیت کے ڈھانچے کو بہتر بنانے میں مدد ملی جو قومی نظامِ ادائیگی حکمت عملی (این پی ایس ایس) کا بھی کلیدی مقصد ہے۔

چارٹ 7.2 الف: خردہ لین دین کا خاکہ ٔمالیت

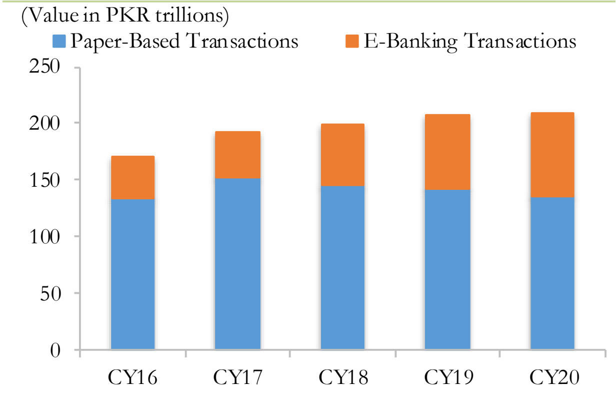

Source: SBP

نتیجتاً، 2020ء میں ملک میں پی او ایس مشینیں حاصل کرنے والوں کی تعداد 31.35 فیصد کا ٹھوس اضافہ ہوا، جبکہ 2018ء اور 2019ء میں اس کے حجم میں کمی آئی تھی۔

اسٹیٹ بینک نے 'راست'—خردہ لین دین کے لیے فوری ادائیگی کا نظام- کا آغاز کیا۔۔۔

اسٹیٹ بینک نے جدید اور موثر قومی نظامِ ادائیگی کے مقصد کے حصول کے لیے 2021ء کے اوائل میں 'راست'[209]—خردہ لین دین کے لیے فوری ادائیگی کا نظام- کا آغاز کیا، جو قومی نظامِ ادائیگی حکمت عملی کے نفاذ کی جانب پہلا بڑا قدم ہے۔[210] یہ پیش رفت ڈجیٹائزیشن بڑھانے، باسہولت اور سستی ادائیگیاں اور مالی شمولیت کے پالیسی اہداف کے حصول میں بڑا کردار ادا کرے گی۔

چارٹ 7.2 ب: خردہ لین دین کا خاکہ حجم

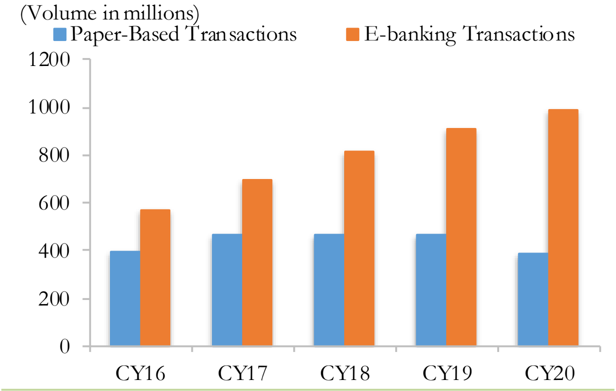

Source: SBP

[207] ان اقدامات میں مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ کی مجوزہ سیٹ سطح (1.5 تا 2.5 فیصد) برائے تمام نئے اور موجود مرچنٹس، ڈیبٹ اور پری پیڈ کارڈز کے لیے انٹرچینج ری امبرسمنٹ فیس (آئی آر ایف) کی حد مقرر کرنا شامل ہیں، اور یہ کہ کارڈ کے اجرا کنندگان اسٹیٹ بینک کی منظور شدہ ملکی ادائیگی اسکیم (ڈی پی ایس) کے تحت کارڈ کے اجرا یا تجدید کے موقع پر بنیادی کارڈ کے طور پیشکش کریں گے۔

[208] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2020ء https://www.sbp.org.pk/psd/2020/C1.htm

[209] اسٹیٹ بینک نے بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن اور کاراندازِ، پاکستان۔

[210] ایس بی پی پریس ریلیز، جنوری 11 2021ء؛ https://www.sbp.org.pk/press/2021/Pr-11-Jan-21.pdf

’راست‘ نظام سے تیز تر اور سستی ادائیگیوں میں ملے گی، نظام ادائیگی کی کارکردگی بڑھے گی اور ملک میں کام کرنے والی ادائیگی خدمات کے تعامل (interoperability) سہارا ملے گا۔ اس نظام کا مقصد مالی خدمات کی صنعت کے تمام فریقوں کو رسائی فراہم کرنا (بینک، الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز وغیرہ)، اور صارفین، کاروباری اداروں اور سرکاری اداروں کے درمیان لین دین کے لیے محفوظ ذریعے کے طور پر کرنا۔ راست ٹرانزیکشنز کے فوری تصفیے، کوڈ نام سے ادائیگیاں، بڑی رقوم کی منتقلی اور اپیلی کیشنز پروگرامنگ انٹر فیس (اے پی آئیز) کے ذریعے فریقوں کو شامل (آن بورڈ) کرنے کی خصوصیات کی پیشکش کرتا ہے۔

یہ نظام مرحلہ وار بنیادوں پر پھیلایا جائے گا۔ اس کے مکمل نفاذ سے انفرادی شخصیات، حکومتی اداروں اور کاروباری اداروں کے درمیان ادائیگی کی منتقلی کے عمل کو مکمل طور پر ڈجیٹل ہو جائے گا۔ ابتدائی مرحلے میں بڑی ادائیگیوں کا طریقہ کار نافذ کیا جائے گا، تاکہ رقوم کی منتقلیوں کی ڈجیٹائزیشن بشمول منافع منقسمہ، سرکاری محکموں کی تنخواہوں اور پنشنوں وغیرہ کی ادائیگیاں۔ بعدازاں، اس نظام سے فرد تا فرد ادائیگیاں اور کاروباری اداروں کو اور ان کے درمیان ادائیگیاں ڈجیٹائز ہو جائیں گی۔

چارٹ 7.3: 2020ء میں کاغذی خردہ لین دین کا حجم اور مالیت کے لحاظ سے حصہ

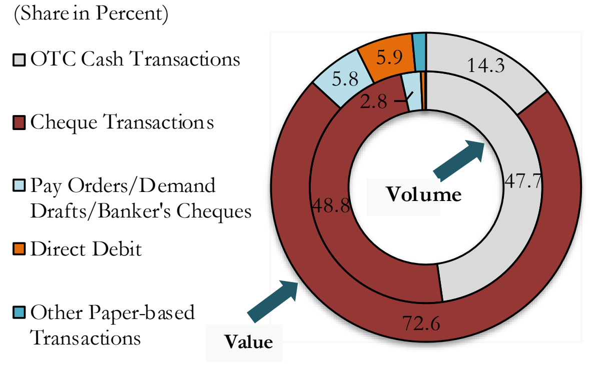

Source: SBP

وبائی لاک ڈاؤن اور نقل و حمل پر پابندیوں کے باوجود اے ٹی ایم کی کارکردگی توقعات میں رہی---

اے ٹی ایم کی موئثر فعالیت اور برقراریت بلحاظِ حجم انتہائی اہمیت کی حامل ہے، مجموعی ای بینکاری ٹرانزیکشنز میں اے ٹی ایم کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ اے ٹی ایم کی غیر فعالیت متعدد وجوہ بشمول بینک کی طرف سے نظام کا فیلئیر، ناقص ارتباط، بجلی کی بندش اور ناکافی نقدی کی بنا پر ہوئی تھی؛ نیتجتاً، سروس کی بندش سے صارفین کے لیے خدمات میں تعطل پیدا ہو سکتا ہے، جس سے ساکھ کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

چارٹ 7.4 الف: 2019ء اور 2020ء میں ای بینکاری کے کُل حجم میں مالی آلات کا حصہ

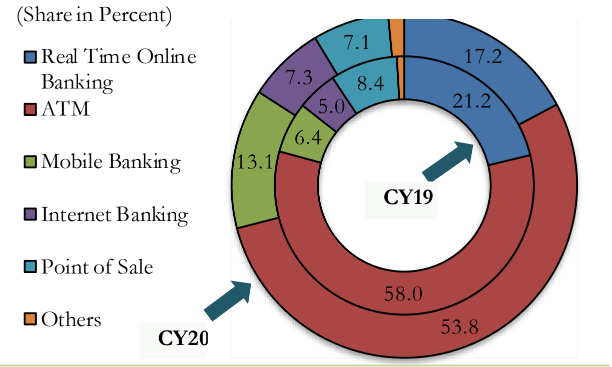

Source: SBP

2020ء میں لاک ڈاؤن، نقل وحمل کی پابندیاں اور دیگر وبائی اقدامات نے بینک اسٹاف کی اے ٹی ایم خدمات کو رواں رکھنے کے حوالے سے مشکلات میں اضافہ کر دیا۔ ان چیلنجوں کے باوجود بینکاری صنعت کی کوششوں سے یہ امر یقینی بنا کہ وبا کے دوران اے ٹی ایم کی عدم دستیابی کا وقت کم سے کم رہے۔

اس کے نتیجے میں 2020ء میں اے ٹی ایم کی دستیابی کا وقت 95.68 فیصد رہا، جو 2019ء کے دستیابی کے اوقات سے تھوڑا سا کم ہے لیکن یہ سطح پھر بھی 2018ء کی سطح (یعنی 95.53 فیصد) سے زائد ہے (**چارٹ 7.5**)۔

برانچ لیس بینکاری میں بلند نمو دکھائی دی---

برانچ لیس بینکاری ملک کی مالی خدمات کے دائرے سے باہر عوام تک مالی خدمات کے پھیلاؤ کے زبردست مواقع فراہم کرتی ہے۔ برانچ لیس بینکاری میں آغاز سے ہی مستقل اضافہ ہو رہا ہے اور اس نے مالی خدمات تک کم رسائی رکھنے والے افراد کو مالی خدمات کی پیشکش میں کلیدی کردار ادا کیا۔

2020ء میں برانچ لیس بینکاری کی کارکردگی بحال ہوئی، جو 2019ء میں قدرے معتدل نمو دکھا رہی تھی۔ برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس مجموعی طور پر 36.12 فیصد بڑھے، جبکہ ڈپازٹس 52 ارب روپے کی تاریخی بلند سطح پر رہے۔ مجموعی ٹرانزیکشنز کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 38.35 فیصد اور 50.63 فیصد اضافہ ہوا۔ اس سے برانچ لیس بینکاری پر صارفین کے اعتماد اور اس کے ساتھ ساتھ برانچ لیس بینکاری میں اضافے کے بلند امکانات دونوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اس امر حوصلہ افزا ہے کہ برانچ لیس بینکاری کے آسان طریقہ ادائیگی کی اہمیت اور کردار سے صارفین کے روزمرّہ کے لین دین کی ضروریات میں اضافہ ہو گیا ہے، جس کی عکاسی یوں ہوتی ہے کہ 2018ء کی نسبت 2020 میں اوسط یومیہ ٹرانزیکشنز بڑھ کر

تقریباً دُگنی ہوگئیں۔ مزید بر آں، برانچ لیس بینکاری کے توسط سے پیشکش کردہ مالی خدمات کے لیے صارفین کی طلب میں بھی اضافہ ہوا، کیونکہ 2020ء میں کُل اکاؤنٹس میں فعال اکاؤنٹس کی تعداد 58.99 فیصد تک پہنچ گئی جو 2018ء میں 41.98 فیصد تھی۔ مزید بر آں، اسی عرصے میں فی اکاؤنٹ اوسط ڈپازٹ بھی بڑھ کر 823 روپے تک پہنچ گیا جو 2018ء میں 502 روپے تھا (**جدول 7.4**)۔

چارٹ 7.4ب: 2019ء اور 2020ء میں ای بینکاری کے کُل مالیت میں مالی آلات کا حصہ

(Share in Percent)

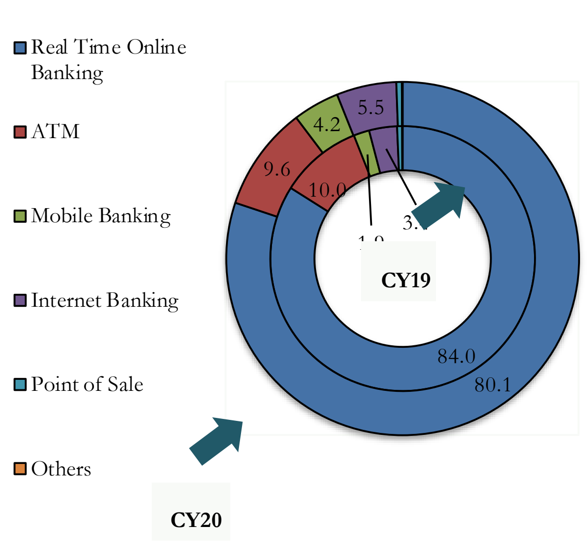

Source: SBP

وبائی پس منظر میں بڑھتے ہوئے سائبر سیکورٹی خطرات کم کرنے کے لیے اضافی اقدامات ---

ملک میں کام کرنے والے مالی ادارے آئی ٹی سیکورٹی خطرات سے نمٹنے کے لیے مؤثر بندوبست اور اپنے نیٹ ورک انفراسٹرکچر کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ تاہم وبائی پھیلاؤ نے مالی اداروں کو اپنے کام کاج کو حالات کے مطابق ڈھالنے پر مجبور کر دیا، بالخصوص، اپنے آئی ٹی سسٹم کے لیے دفتر کے باہر سے رسائی اور بزنس ایپلی کیشنز کو بیرونی یا غیر بھروسہ مند نیٹ ورک سے رسائی دینے پر۔ 2020ء میں اسٹیٹ بینک نے سائبر سیکورٹی اقدامات کی قوت اور مضبوطی بڑھانے کے لیے مالی اداروں پر سائبر معلومات کے تحفظ کی اضافی شرائط عائد کر دیں۔[211] جس سے مالی اداروں کے سسٹم کی سائبر سیکورٹی یقینی بنانے میں مدد ملی۔

7.2 نظامِ ادائیگی کے علاوہ مالی منڈی کے انفراسٹرکچر

نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان (این سی سی پی ایل) مالی منڈی کے قومی انفراسٹرکچر کا

[211] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 3 برائے 2020ء
https://www.sbp.org.pk/psd/2020/C3.htm.

چارٹ 7.5: اے ٹی ایم کی عدم دستیابی کا مدت

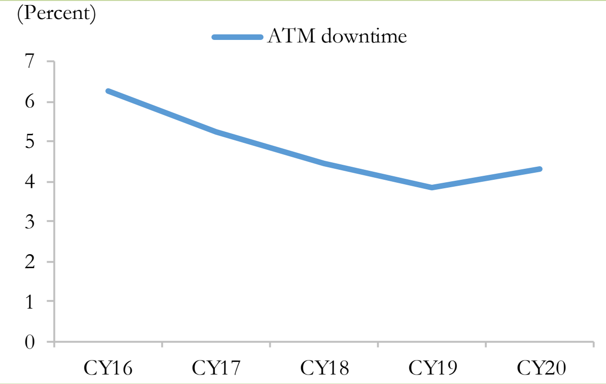

Source: SBP

ایک کلیدی حصہ ہے، جو کارپوریٹ سیکورٹیز مارکیٹ میں تجارتی تصفیوں کا اہم کام انجام دیتی ہے۔ 2020ء میں ادارے نے آپریشنل کارکردگی بہتر بنانے اور خطرات کے انتظام کے طریقوں کو مستحکم بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان نے وبا کے باعث اپنے کام کاج کے تسلسل کے منصوبے (بی سی پی) کی ازسرنوتشکیل کی ---

مارچ 2020ء میں نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان نے وبا کے باعث اپنے کام کاج کے تسلسل کے منصوبے کی ازسرنو تشکیل کی۔ اس عمل میں آپریشنل اعتبار سے کاج کاج کے متبادل مقامات پر آزمائشی مشقیں کیں، اس سے یہ بات یقینی بنانے میں مدد ملی کہ این سی سی پی ایل مارکیٹ کے بلا رکاوٹ کام کاج اور موکلین کو برنس خدمات کی فراہمی کے قابل بن سکے گی۔[212]

تصفیے کا خطرے کم کرنے کا طریقہ کار مؤثر رہا ---

این سی سی پی ایل نے تصفیے کے فریق کی ممکنہ نادہندگی کے پیشِ نظر تصفیے کا خطرے کم کرنے کے لیے سیٹلمنٹ گارنٹی فنڈ (ایس جی ایف) نامی طریقہ کار نافذ کیا۔ آغاز میں ایس جی ایف میں 3 ارب روپے مختص کیے گئے۔ تب سے اب تک چند سالوں میں فنڈ بتدریج بڑھا؛ آخر دسمبر 2020ء میں یہ چار ارب روپے تک جا پہنچا۔

2020ء میں اوسط تصفیے کی مالیت یومیہ 5 ارب روپے رہی۔ تاہم، ایس جی ایف غیر استعمال شدہ رہا کیونکہ کلیئرنگ ارکان کی طرف سے دیے گئے مارجن، جو نادہندگی کے خطرے کے خلاف پہلی خطِ دفاع ہے، نے مؤثر کارکردگی دکھائی (**چارٹ 7.6**)۔

[212] ای سی سی پی ایل کے نیوزلیٹرز، جنوری تا مارچ 2020ء

این سی سی پی ایل میں اکاؤنٹ کھولنے کے عمل کو سادہ بنانا۔۔۔

این سی سی پی ایل نے اپنے ادارے کی مرکزی وظائف 'اپنے صارف کو جانیے' کے تحت اکاؤنٹس کھولنے اور اسے برقرار رکھنے کی شرائط میں متعدد تبدیلیاں کر دیں تاکہ یہ عمل زیادہ شفاف اور مؤثر ہو سکے۔[213]

مزید برآں، این سی سی پی ایل نے پاکستان مرکنٹائل ایکس چینج لمیٹڈ کے سرمایہ کاروں کے لیے 'اپنے صارف کو جانیے' کے طریقہ کار کی وسعت میں بھی توسیع کر دی ہے۔[214] 2019ء میں سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان نے این سی سی پی ایل کو 'اپنے صارف کو جانیے' کا لائسنس دیا تھا۔

این سی سی پی ایل نے منڈی کے فریقوں کی ڈیجیٹل طور پر شمولیت میں سہولت دینے کے لیے آن لائن اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت متعارف کرائی۔ جس سے منڈی میں زیادہ سیالیت اور شرکت کو راغب کرنے میں مدد ملے گی، جو تصفیے کے خطرے کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔[215]

پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں نئے متعارف شدہ مبادلہ تجارتی فنڈز (ای ٹی ایف) کی کلئیرنگ ، تصفیہ اور انتظامِ خطر۔۔۔

این سی سی پی ایل نے پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں نئے متعارف شدہ مبادلہ تجارتی فنڈز سے متعلق مصنوعات کے لین دین کے حوالے سے ضوابطی اور انتظامِ خطر میں ترامیم متعارف کرائیں۔ ای ٹی ایف مصنوعات مارچ 2020ء میں پاکستان اسٹاک ایکس چینج نے متعارف کرائیں۔[216]

جدول7.4: برانچ لیس بینکاری کی کلیدی جھلکیاں

تفصیلات	م س18ء	م س19ء	م س20ء	نمو(فیصد میں)
ایجنٹس کی تعداد	425,199	437,182	481,837	10.21
اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	47,165	46,103	62,755	36.12
فعال اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	19,800	24,530	37,020	50.92
آخر مدت تک ڈپازٹس (ملین روپے میں)	23,678	28,770	51,671	79.60
ٹرانزیکشنز کی تعداد (ملین میں)	955	1,309	1,819	38.95
یومیہ اوسط ٹرانزیکشنز (ہزاروں میں)	2,653	3,637	5,053	38.95
ٹرانزیکشنز کی مالیت (ارب روپے میں)	3,659	4,505	6,786	50.63
ٹرانزیکشنز کا اوسط حجم (روپے)	3,831	3,445	3,715	7.84
اکاؤنٹس میں اوسط ڈپازٹس (روپے)	502	624	823	31.89

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے مؤثر کارکردگی دکھائی۔۔۔

مرکزی ڈپازٹری کمپنی ملک کے لیے مرکزی سیکورٹی ڈپازٹری کا کردار ادا کرتی ہے۔[217] اس کے وظائف دو حصوں پر مشتمل ہیں، یعنی تمسکات کے سودوں میں سہولت کاری اور اس سے منسلک خطرۂ حوالگی کا انتظام۔ 2020ء میں سرمایہ کاروں کے اکاؤنٹس بڑھ کر 59919 تک جا پہنچے جو 2019ء سے 5.5 فیصد زیادہ ہے، یہ امر مستقل عوامی بھروسے کا عکاس ہے۔ زیر جائزہ مدت میں مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے 50 کھرب مالیت کے 155 ارب حصص کی انتظام کاری کی۔[218]

چارٹ7.6: تصفیہ ضمانت فنڈ کا اوسط یومیہ تصفیے سے تقابل

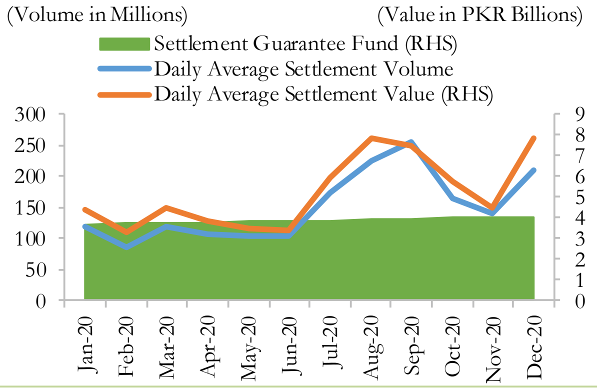

Source: NCCPL

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے وبا کے باوجود کام کاج کا تسلسل یقینی بنایا۔۔۔

2020ء میں وبا کے باعث دشوار گزار حالات کے میں کام کاج کے تسلسل کے منصوبے کو مظبوط کیا۔ جس سے مرکزی ڈپازٹری نظام اور ٹرسٹی کسٹوڈیل سروسز سمیت مرکزی ڈپازٹری کمپنی کی پیش کردہ کلیدی بزنس خدمات کی دستیابی کا تسلسل یقینی بنا۔

مزید برآں، مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے صارفین اور مارکیٹ کو سہولت دینے کے لیے مختلف اقدامات متعارف کرائے، جس میں زکوٰۃ رپوزٹری سسٹم، تنسیخ شدہ شناختی کارڈز کے ذیلی اکاؤنٹس کو باقاعدہ بنانا، صارفین کی معلومات تک رسائی بڑھانے کے لیے براہ راست برقی منافع منقسمہ کی سہولت، مرکزی ڈپازٹری نرخوں کے ڈھانچے میں کمی اور سرمایہ کاروں کے اکاؤنٹ کھولنے کے عمل کو سادہ بنانا شامل ہیں۔[219]

---

[213] این سی سی پی ایل نے وبائی حالائی کے پیشِ نظر نے 'اپنے صارف کو جانیے' کے عمل کے تحت اکاؤنٹ کھولنے کے لیے بائیومیٹرک تصدیق اور دستاویزات کی شرائط میں نرمی کر دی۔

[214] این سی سی پی ایل کے نیوزلیٹرز، جنوری تا مارچ 2020ء

[215] این سی سی پی ایل کے نیوزلیٹرز، اکتوبر تا دسمبر، 2020ء

[216] این سی سی پی ایل کے نیوزلیٹرز، جنوری تا مارچ، 2020ء

[217] یہ مرکزی ڈپازٹری نظام کو چلاتا ہے، جو الیکٹرونک بک انٹری نظام کو تمسکات کا ریکارڈ مرتب کرنے اور قائم کرنے اور ان کی منتقلی کے اندراج کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[218] سی ڈی سی نیوزلیٹرز، اپریل تا دسمبر 2020ء

[219] سی ڈی سی نیوزلیٹرز، جنوری تا مارچ 2020ء اور اپریل تا دسمبر 2020ء

نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی پر عملدرآمد اوّلین ترجیح بنا رہا ---

2019ء میں اسٹیٹ بینک نے نظام ادائیگی کی قومی حکمت عمل متعارف کرائی، جس میں اثر انگیزی اور دستیابی کے اصولوں پر قومی نظام ادائیگی استوار کرنے اور ادائیگی کے قومی منظرنامے میں اختراعی مارکیٹ ماحول کی فراہمی کی غرض سے منصوبہ بندی کی گئی۔

اسٹیٹ بینک نے اس تصور کے تحت 2020ء میں متعدد بڑی پیش رفتیں کیں۔ اس ضمن میں ایک پیش رفت خردہ ادائیگی کے زمرے "راست" کے آغاز کی ہے، جو ڈجیٹل مالی خدمات کے قومی ایکو سسٹم کی بنیاد بنے گی اور تمام شعبوں میں کارکردگی کے فوائد کا موجب بن سکتی ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے قومی پیمنٹ کارڈ قبولیت انفرااسٹرکچر میں کامیاب ضوابطی مداخلت کی، تاکہ نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی کے تحت موجودہ ڈجیٹل ذرائع میں شمولیت بڑھائی جاسکے۔